مسلک اہلحدیث کا داعی اور ترجمان

جلد ۳۵ — ۲۳ شعبان ۱۴۰۴ھ — جمعۃ المبارک — ۲۵ مئی ۱۹۸۴ء — شمارہ ۲۳

مندرجات

سالانہ ۔۔۔ ۵۰ روپے
فی پرچہ ۔۔۔ ۵۰/۱ روپیہ
ممالک غیر : ۲۰ پونڈ

خواجہ عبدالمنان راز کاشمیری کی والدہ محترمہ کا انتقال

جمعیت اہل حدیث گوجرانوالہ کے مخلص رکن اور معروف اُردو شاعر خواجہ عبدالمنان راز اور خواجہ عطاءالرحمٰن اختر کی والدہ ماجدہ محترمہ صفیہ بیگم المعروف "مامی جی" ۹ مئی ۸۴ء بروز بدھ ۷۴ سال کی عمر میں انتقال فرما گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔
گوجرانوالہ کے مولانا خواجہ محمد قاسم کی امامت میں مرحومہ کے جنازے میں ہزاروں افراد نے شرکت کی جن میں سیاسی، سماجی اور مذہبی کارکنوں کے علاوہ علمی حلقوں کی معروف شخصیات شامل تھیں جو لاہور، فیصل آباد، راولپنڈی اور سیالکوٹ سے اس خبر کو سن کر غم واندوہ کی تصویر بنے چلے آئے تھے۔ "مامی جی" نے اپنی پوری زندگی قرآن وحدیث کی درس وتدریس کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ گوجرانوالہ میں انہوں نے محلہ حاجی پورہ میں دو دینی مدرسوں کی بنیاد رکھی اور ایک مدرسہ ملتان میں قائم کیا جہاں سارا دن بچیوں، لڑکیوں اور خواتین کو قرآن وحدیث کی تعلیم بلا کسی فیس کے دی جاتی ہے۔ ہر بدھ کو عام اجتماع ہوتا تھا جس میں مختلف موضوعات پر وعظ ونصیحت اور تبلیغ ہوتی۔ اور آخر میں دعا اس رقت آمیز لہجہ اور مؤثر انداز میں ہوتی کہ خواتین ہچکیاں لے لے کر آمین آمین کہتیں۔ مرحومہ کی ہر دلعزیزی کا یہ عالم تھا کہ شہر کے گوشے گوشے سے خواتین اُمڈی چلی آئیں مگر مرحومہ کی تعلیم کے مطابق ان سب کی آہ وبکا شریعت کی حدود کے اندر رہی۔ ان میں مرحومہ کے وعظ وتبلیغ سے متأثر خواتین، مرحومہ کی شاگرد بچیاں اور ہر مکتبِ فکر سے تعلق رکھنے والی مستورات تھیں جو مرحومہ کی وفات سے نہایت دل گرفتہ تھیں ـــــ ادارہ الاعتصام نے مرحومہ کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا۔ حضرت مولانا محمد عطاءاللہ حنیف مدظلہٗ نے شدتِ غم میں تعزیتی کلمات ادا کئے اور نہایت رقت آمیز لہجے اور اشک فشانی کے عالم میں دعائے مغفرت فرمائی۔ چونکہ مرحومہ کی وفات کی خبر ادارہ ہذا میں نہیں پہنچی تھی اس لئے ہمارا کوئی رکن بھی مرحومہ کے جنازے میں شریک نہ ہوسکا جس کا بہت قلق رہا۔ ہم سب خواجہ عبدالمنان راز کاشمیری اور خواجہ عطاءالرحمٰن اختر کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور نہایت الحاح وزاری سے رب قدیر کے حضور مرحومہ کے حسنات قبول فرمانے اور جنت الفردوس کی نعمتوں سے سرفراز کرنے کی دعا کرتے ہیں۔ اللھم اغفر لھا مغفرۃً واسعۃً ؎ آسماں اس کی لحد پر شبنم افشانی کرے ＊ سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے۔

دینی مدارس کے طلبہ کو خوش خبری

کتاب المستفاد "من مبہمات المتن والاسناد"
صرف دینی طلبہ کے لئے ماہ رمضان المبارک میں خصوصی رعایت
قیمت پندرہ روپے مع محصول ڈاک (عبدالغفار السہیل
مرکز الدراسات الاسلامیہ ۱۲۹/۱۵ میاں چنوں ضلع ملتان)

ٹیلیفون
الجامعۃ الاثریہ اثر آباد پشاور میں ٹیلیفون لگ چکا ہے جس کا نمبر ۴۰۷۹۹ ہے۔
(محمد عبدالقیوم السلفی الجامعۃ الاثریہ اثر آباد ص ب ۱۷۳ پشاور)

الاعتصام کے دفتر میں بھی ٹیلیفون لگ گیا ہے احباب نمبر نوٹ فرمالیں۔ فون نمبر الاعتصام ۵۴۴۰۶ (ادارہ)

مولانا فیض عالم صدیقیؒ کی تالیفات کی قیمتوں میں کمی

کتاب	سابقہ	موجودہ
حقیقت مذہب شیعہ	-/۵۰ سابقہ	-/۳۵ موجودہ
عبداللہ بن سبا	-/۱۲ 〃	-/۱۰ 〃
مقام صحابہ رضؓ	-/۱۲ 〃	-/۱۰ 〃
امیر مروان بن الحکم رضؓ	-/۶ 〃	-/۴ 〃
اسلام میں یزید نام کے اکابرین	-/۱۰ 〃	-/۸ 〃
راجوری بزرگ کے حالاتِ زندگی	-/۲ 〃	۱/۰ 〃
	-/۹۲	۶۸/۰

یہ رعایت صرف رمضان المبارک تک ہی رہے گی۔
(فیض الرحمٰن صدیقی ● جامعہ اہل حدیث ● محلہ مستریاں جہلم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نورستان ــ دولتِ انقلابی اسلامی افغانستان"

یہ سلفی ریاست پاکستان کے سلفیوں کی منتظر ہے

گزشتہ پانچ سال (دسمبر ۱۹۷۹ء) سے افغانستان پر روس کی کٹھ پتلی سوشلسٹ ترہ کئی حکومت اور روس کی مشترکہ افواج قاہرہ نے اسلامیانِ افغانستان کو جبر واستبداد کے پنجے میں جکڑ رکھا ہے۔ افغان باشندوں کی ایک کثیر تعداد اس تشدد سے جانیں بچانے کے لئے عورتوں اور بچوں سمیت پاکستان میں پناہ گزین ہے۔ ان مہاجرین کی مدد پاکستان کی حکومت اور عوام کر رہے ہیں اور دیگر ہمدرد اور ہم موقف ممالک بھی مہاجرین کی امداد میں دلچسپی ہی نہیں لے رہے بلکہ ان کی طرف سے ہر قسم کا سامانِ ضرورت مہاجرین کی خیمہ بستیوں میں پہنچایا جا رہا ہے۔

ہمارے بیشتر احباب ابھی تک شاید اس بات سے بے خبر ہیں کہ افغانستان کا صوبہ نورستان ہمارے سلفی برادران کا اکثریتی علاقہ ہے۔ جس طرح افغانستان کے دیگر علاقوں پر روسی یلغار نے خانہ ویرانی کی حالت پیدا کر رکھی ہے نورستان بھی ان حوادث سے گذر چکا ہے۔ مگر ان سرفروشوں نے باطل کے سامنے سینہ سپر ہو کر نہ صرف اپنا علاقہ ان ملحدین و کفار سے محفوظ رکھا ہے بلکہ وہاں خالص کتاب و سنت کی بنیاد پر "دولتِ انقلابی اسلامی افغانستان" قائم کر رکھی ہے اور خالص سلفی عقائد پر اپنے معاشرے کو استوار کر دیا ہے۔ بت پرستی کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیا ہے۔ منشیات کو ملک بدر کر دیا ہے اور افراد کو کتاب و سنت کے سانچے میں ڈھال دیا ہے۔

عورتوں میں بے پردگی کا کہیں نشان نہیں ملتا۔ ہر شخص کے چہرے پر نورانی ڈاڑھیاں قرونِ اولیٰ کا منظر پیش کرتی ہیں۔ تعلیم و تعلم میں قدیم و جدید علوم کی تدریس و تربیت جاری ہے۔ ہر شخص جہاد فی سبیل اللہ کے نشے سے سرشار ہے۔ اور سرفروشی کے دلفروز مناظر قدم قدم پر نظر آتے ہیں۔

اس سلفی اسٹیٹ کے امیر مولانا محمد افضل اور وزیرِ خارجہ مولانا محمد ابراہیم سلفی مسلک اہلِ حدیث کے روشن مینار کی حیثیت رکھتے ہیں جن کی مساعیِ جمیلہ نے پورے نورستان کو توحید و سنت کی مشعل سے روشن کر رکھا ہے وہ ایک طرف حکومت و ریاست کے خارزاروں کو گل و گلزار بنانے میں جان و مال کی بازی لگائے ہوئے ہیں تو دوسری طرف میدانِ جہاد کے آتش و آہن سے برسرِ پیکار ہیں۔ ان کے آتش بجاں مبلغ اور مناد تمام مسلمان ملکوں خصوصاً توحید و سنت کی دعویدار ریاستوں کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے میں مصروف ہیں۔ پاکستان جو افغانستان کا قریبی ہمسایہ ہے۔ وہ عملی طور پر افغانستان کی ہر ممکن مدد کر رہا ہے۔ اور سیاسی میدانوں میں بھی اس کے موقف کی وکالت و کفالت کا بار اٹھائے ہوئے ہے مگر ہماری نظر میں افغان بھائیوں کو ملنے والی امداد میں سے نورستان کو کماحقہ حصہ نہیں مل رہا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ مہاجرین کے امداد ان مہاجرین کے لئے ہے جو سرحد پار کر کے پاکستان کے اندر

طابع ● چوہدری عبدالباقی نسیم ● مطبع ● ادبی پرنٹرز لاہور ● ناشر ● محمد عطاء اللہ حنیف ● مقامِ اشاعت ● شیش محل روڈ، لاہور ۲

پناہ گزین ہیں جب کہ نورستان کے باشندے اپنے علاقے میں بیٹھے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا نورستانیوں نے جنگ و جدال میں کوئی نقصان نہیں اٹھایا؟ کیا مائیں اپنے بچوں سے محروم نہیں ہوئیں؟ کیا وہاں عورتیں بیوہ اور بچے یتیم نہیں ہوئے؟ کیا وہاں ہنستے بستے گھر ویرانوں میں تبدیل نہیں ہوئے؟ کیا وہاں لہلہاتی فصلیں آتشیں بموں سے جل کر راکھ نہیں ہوئیں؟

...... یہ سب کچھ ہوا بلکہ ہمارے بیان سے کہیں بڑھ کر ہوا۔ بستیوں کی بستیاں وہاں تہس نہس ہو گئی ہیں۔ مگر اس کے باوجود ان سخت جان مجاہدوں نے اپنی سرزمین پر کافر و جابر روسیوں اور ملحد و مرتد کارملیوں کے ناپاک قدم نہیں جمنے دیئے۔ خدائے واحد کے ان پرستاروں کو نصرتِ الٰہی حاصل ہوتی رہی۔ یہ ہر حملہ آور کی گردن توڑتے رہے۔ فللّٰہ الحمد ——!!

ہم ان کالموں میں اپنی حکومت سے نہیں اپنی سلفی جماعت سے مخاطب ہیں اور نہایت ادب سے اپنے تمام —— ہاں تمام —— اکابر سے التجا کرتے ہیں کہ وہ نورستان کی آواز پر کان دھریں —— سلفی نورستان اپنے پاکستانی سلفی بھائیوں کو پکار رہا ہے —— وہ آپ کی توجہ کا منتظر ہے۔ وہاں مجاہدین بھی ہیں —— مہاجرین بھی ہیں —— لٹے پٹے خاندان برباد قبیلے بھی ہیں —— قال اللہ و قال رسول اللہ سے گونجنے والے مدرسے اور مسجدیں بھی ہیں —— یتیم بچے، بیوہ عورتیں، نحیف بوڑھے، بیمار اور زخمی جوان، شہیدوں کی غمزدہ بیویاں اور معصوم بچیاں، محاذوں پر نہتے مجاہدین، کھیتوں میں جفاکش کسان، کھلے آسمان کے نیچے بے خانماں گھرانے —— یہ سب زبانِ حال سے پکار رہے ہیں مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ —— یہ نصرت گو الحمد للہ ان کے شامل ہے مگر ہمیں بھی اس پر لبیک کہنا چاہیئے —— اس وقت پاکستان کے اہلِ توحید کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے ان مجاہد بھائیوں کی امداد پر کمربستہ ہو جائیں جو اس وقت حق و باطل کی جنگ بھی لڑ رہے ہیں اور کتاب و سنت کا جھنڈا بھی بلند کئے ہوئے ہیں۔

ہمارے عوام اور ہماری تمام جماعتوں اور جمعیتوں کا فرض ہے کہ وہ ہر جگہ "نورستان فنڈ" قائم کریں۔ زندگی کی تمام ضروریات مہیا کرنے کا سامان کریں اور متعلقہ افراد سے رابطہ قائم کر کے اس سامان کی ترسیل کریں۔

ہمارے اکابرین جن کو اللہ تعالٰی نے دولت و ثروت سے نوازا ہے وہ نہ صرف اپنی ذاتی امداد بہم پہنچائیں بلکہ اپنے حلقہ ہائے اثر و رسوخ (ملکی و غیر ملکی) سے نورستان کے لئے ہر قسم کی امداد بلا تاخیر حاصل کرنے کی سعی فرمائیں اور دینی و دنیاوی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوں۔

یاد رہے کہ اہل حدیث مجاہدین کی جماعت ہے۔ آج بالاکوٹ کا میدانِ جہاد اس سے بھی بلند و بالا نورستان کے کوہ و دمن میں گرم ہوا ہے۔ اور پاکستان کے جہاد آزماؤں کی کمک کا منتظر ہے۔ جس طرح اس زمانے میں تھانیسر سے چاٹگام تک مجاہدوں کے لئے زر و مال اور نان و خورش کا سامان رات دن رواں دواں رہتا تھا۔ آج بھی اسی جذبۂ شوق کی ضرورت ہے —— آگے بڑھیئے اور اپنے حصے کے جہاد کا فریضہ انجام دیجیئے —— ہم اُمید کرتے ہیں کہ ہماری آواز صدا بصحرا ثابت نہیں ہو گی —— خدا ہمارا، آپ کا اور نورستانی مجاہدین کا حامی و ناصر ہو ——!!

اس سلسلے میں احباب صدقات و تبرعات نافلہ کے علاوہ زکوٰۃ کی رقم سے بھی نورستان کے مجاہدین و مہاجرین کی امداد فرما سکتے ہیں۔ یہ امداد

- نقدی کی صورت میں بھی ہو سکتی ہے۔
- زرعی اجناس (گندم، چاول، دالیں وغیرہ) کی صورت میں بھی
- اور دیگر اشیائے ضرورت ادویات، کپڑے، کمبل وغیرہ کی صورت میں بھی

تعاون کے لیے حسب ذیل دو پتوں پر رجوع فرمایا جائے۔

۱۔ مولانا خالد گرجاکھی، جامع مسجد اہلحدیث مین روڈ۔ گرجاکھ۔ گوجرانوالہ

۲۔ مولانا عبد العزیز نورستانی۔ الجامعۃ الاثریہ۔ اثر آباد یونیورسٹی روڈ۔ پشاور۔ سرحد

مدرسہ قرآن و حدیث

مولانا عبدالنور راغب سلفی بمبئی

(قسط ۳ آخری)

نظرِ رحمت سے محروم افراد

۳۔ ٹخنے سے نیچے کپڑا لٹکانے والا

ایک بدنصیب وہ شخص ہے جو ٹخنے سے نیچے اپنے کپڑے لٹکا کر چلتا ہے۔ خواہ وہ کپڑا لنگی ہو، پاجامہ ہو یا کرتہ یا پینٹ وغیرہ کوئی بھی کپڑا جو شخص تکبر، غرور، فخر اور فیشن کے بطور ٹخنے سے نیچے اپنے کپڑے لٹکائے گا۔ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اس کو نظرِ رحمت سے نہیں دیکھے گا۔ حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اس شخص کو نظرِ رحمت سے نہیں دیکھے گا جو تکبر سے اپنے کپڑے کو ٹخنے سے نیچے لٹکا کر گھسیٹتا ہوا چلے گا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت اس طرح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص اپنی لنگی کو ٹخنے کے نیچے لٹکا کر از راہِ تکبر گھسیٹتا ہوا جا رہا تھا، تو اس کو زمین میں دھنسا دیا گیا۔ قیامت تک وہ زمین میں دھنستا رہے گا۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت صحیح بخاری میں ان الفاظ میں آئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں ٹخنوں کے نیچے لنگی یا جامہ لٹکا کر چلنا دوزخ میں جانے کا سبب ہے (بخاری)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مومن کا تہبند آدھی پنڈلی تک رہنا چاہیئے ٹخنے تک بھی ہو تو کوئی حرج نہیں۔ ٹخنے سے نیچے لٹکانا دوزخ میں جانے کا ذریعہ ہے۔ اس بات کو آپ نے تین بار فرمایا۔ اس کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اس شخص کو نظرِ رحمت سے نہیں دیکھے گا جو تکبر سے ٹخنے کے نیچے اپنی لنگی یا پاجامہ لٹکائے گا (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اپنی سنن نسائی میں حضرت سالم بن عبداللہ سے روایت لائے ہیں۔ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کرتہ عمامہ اور لنگی یا پاجامہ کو متکبرانہ انداز میں اپنی حد سے نیچے لٹکائے گا۔ اللہ تعالےٰ اس شخص کو قیامت کے دن نظرِ رحمت سے نہیں دیکھے گا۔ (نسائی۔ ابوداؤد)

۴۔ جھوٹا اور ظالم بادشاہ

ایک بدنصیب وہ شخص ہے، جو بادشاہ ہو کر بھی جھوٹ بولے اور لوگوں پر ظلم کرے، اللہ تعالیٰ ایسے شخص سے بھی قیامت کے دن نہ تو کلام کرے گا۔ نہ نظرِ رحمت سے دیکھے گا۔ اب اس سلسلے میں وارد شدہ حدیثیں سنیئے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ کے نزدیک سب سے بڑے مرتبے والا وہ بادشاہ ہوگا جو منصف اور نرم دل والا ہو۔ اور سب سے بُرے مرتبے والا وہ امام یا بادشاہ ہوگا جو ظالم یا سنگدل ہوگا (بیہقی)

ایک اور روایت اس سے متعلق ہے۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دس یا اس سے زائد آدمیوں پر امیر ہوگا قیامت کے دن اللہ تعالےٰ سے وہ اس حال میں ملے گا کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ بندھا ہوگا۔ اگر وہ منصف تھا تو اس کا انصاف اس کو چھڑا دے گا اور اگر ظالم تھا تو اس کا ظلم اس کو ہلاک کر دے گا۔ آپ نے فرمایا۔ امارت کے شروع میں ملامت ہے۔ درمیان میں ندامت ہے اور قیامت کے دن ذلت و رسوائی ہے (بیہقی، مسند احمد)

اسی طرح صحیح مسلم میں ایک روایت حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین قسم کے آدمی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ مارے غصّہ کے بات بھی نہیں کرے گا۔ نہ ان کو گناہوں سے پاک کرے گا۔ نہ انہیں نظرِ رحمت سے دیکھے گا۔ بلکہ ان لوگوں کو بڑا سخت عذاب ہوگا۔ ان میں سے ایک وہ شخص ہے جو بڑھاپے میں زنا کرے۔ دوسرا وہ شخص ہے جو بادشاہ ہو کر بھی جھوٹ بولے۔ تیسرا وہ شخص جو مفلس ہو اور پھر تکبر کرے (مسلم)

اسی ضمن میں ایک اور روایت ہے جو اگرچہ براہِ راست بادشاہ سے تعلق نہیں رکھتی۔ لیکن بہر حال افعالِ بادشاہ سے اس کا تعلق ضرور ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان بھائی کی طرف ایسی نظر سے دیکھے گا جس سے اس کو ڈرائے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بھی اس کو غصّہ کی نظر سے دیکھے گا (بیہقی) اور اس مقام پر ابن ماجہ کی اس حدیث کو بھی پیش کر دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ جس میں تعاونِ قتل پر سخت وعید سنائی گئی ہے۔ اس کے مجرم بادشاہ بھی ہوتے ہیں اور دوسرے لوگ بھی۔ حدیث یہ ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے کسی مومن کے قتل کرنے میں ایک آدھ کلمے سے بھی امداد کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کی پیشانی کے درمیان لکھا ہوگا کہ یہ شخص اللہ جل شانہٗ کی رحمت سے ناامید ہو چکا ہے

اور یہ متفرق بدنصیب

اُوپر ان لوگوں کا تذکرہ آیا جن کے متعلق متعدد روایات مختلف انداز سے آئی ہیں۔ اب ان کے علاوہ ہم ان بدنصیبوں کا تذکرہ کرتے ہیں جن کا ذکر کسی حدیث میں اکیلے ہی آیا ہے اور کسی میں متعدد کا تذکرہ آگیا ہے۔ یہ وہ بدقسمت لوگ ہیں جنہوں نے اپنی زندگی شریعتِ اسلامیہ سے بغاوت اور اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی اور سرکشی میں گذاری اور بغیر توبہ کئے اس دنیائے فانی سے سدھار گئے۔ ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن غصے کی مارے نہ بات کرے گا نہ ان کو نظرِ رحمت سے دیکھے گا۔ بلکہ ایسے لوگوں کو بڑے سخت عذاب ہوں گے۔

مسند احمد میں ایک بڑی اہم حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ خدا کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ جن سے خدائے تعالیٰ قیامت کے دن بات نہ کرے گا نہ ان کی طرف رحمت سے دیکھے گا۔ پوچھا گیا۔ یارسول اللہؐ! وہ کون ہیں۔ فرمایا، اپنے ماں باپ سے بیزار ہونے والی اور ان سے بے رغبتی کرنے والی لڑکی۔ اور اپنی اولاد سے بیزار اور الگ ہونے والا باپ۔ اور وہ شخص جس پر کسی قوم کا احسان ہو اور وہ اس سے انکار کر جائے۔ اور آنکھیں پھیرلے اور ان سے یکسوئی کرلے (یعنی احسان فراموشی کرلے) (مسند احمد)

ایک اور روایت سنئے۔ حضرت ابو احمس بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے ذکر کیا کہ میں نے سنا ہے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث بیان فرماتے ہیں، تو فرمانے لگے سنو، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ تو نہیں بول سکتا جب کہ میں نے آنحضرتؐ سے سن لیا ہو۔ تم کہو وہ حدیث کیا ہے۔ میں نے کہا یہ کہ تین قسم کے لوگوں کو خدا دوست رکھتا ہے اور تین قسم کے لوگوں کو وہ دشمن رکھتا ہے تو فرمانے لگے ہاں یہ حدیث میں نے بیان بھی کی ہے اور میں نے آں حضورؐ سے سُنی بھی ہے۔ میں نے پوچھا۔ کس کس کو دوست رکھتا ہے تو فرمایا ایک تو وہ شخص جو مردانگی سے دشمنانِ خدا کے مقابلہ میں میدانِ جہاد میں کھڑا ہو جائے پھر یا تو اپنا سینہ چھدوا دے یا فتح کرکے لوٹے۔ دوسرا وہ شخص جو کسی قافلے کے ساتھ سفر میں ہے۔ بہت رات گئے تک قافلہ چلتا رہا۔ جب تھک کر چُور ہو گئے تو اُترے سب تو پڑ کر سو رہے اور یہ جاگتا رہا۔ اور نماز میں مشغول رہا یہاں تک کہ کوچ کے وقت سب کو جگا دیا۔ تیسرا وہ شخص جس کی عادت ہو جو اسے ایذا پہنچانے والا ہو یہ اس پر صبر کرے یہاں تک کہ موت ان دونوں میں جدائی کر دے یا سفر۔ میں نے کہا۔ اچھا وہ تین شخص کون ہیں جن سے خدا ناخوش ہوتا ہے۔ فرمایا۔ ایک وہ تاجر جو بہت

قسمیں کھائے ۔ دوسرا وہ فقیر جو تکبر کرے ۔ تیسرا وہ بخیل جس سے کبھی احسان ہوگیا ہو تو جتانے لگے ۔ (مسند احمد)

امام ترمذیؒ اور ابوداؤدؒ حضرت ابن عمرؓ سے یہ روایت لائے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو اپنا دشمن سمجھتا ہے جو اپنی زبان کی زور آوری سے کھاتا پیتا ہے (یعنی لوگوں کی چکنی چپڑی تعریف میں مدحیہ قصیدے اور اشعار سنا کر اپنی چرب زبانی کو کمائی کا ذریعہ بناتا ہے) جس طرح گائے اپنی زبان کو حرکت دیکر چپڑ چپڑ کھاتی ہے ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ ہمیشہ شراب پینے والا شخص جب مرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے اس طرح ملے گا جس طرح بت پرستوں سے (احمد) یعنی بت پرستوں کی طرح نفس پرستوں کو بھی سیدھا جہنم میں داخل کر دیا جائے گا ۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے نہ بات کرے گا نہ نظرِ رحمت سے دیکھے گا ۔ یہ روایت بھی اپنی جگہ بہت اہمیت رکھتی ہے ۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ۔ آپ فرما رہے تھے کہ جو شخص اپنے امام کی اطاعت نہ کرے وہ اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا کہ اس کے پاس کوئی حجت نہ ہوگی ۔ اور جو شخص امام سے بغیر بیعت کئے مرگیا وہ جاہلیت کی موت مرا (مسلم)

اب آخر میں ہم دو بدبخت بدنصیبوں کا ذکر کرتے ہیں ۔ اور مضمون کو ختم کرتے ہیں ۔ ان بدقسمتوں کے متعلق کسی قسم کی وضاحت کی ضرورت نہیں ، روایتوں میں جتنی وضاحت آگئی ہے وہی کافی ہے ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف (قیامت کے دن) نظرِ رحمت سے نہیں دیکھے گا ۔ جس نے اپنی بیوی کی مقعد میں جماع کیا ۔ (شرح السنہ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو نظرِ رحمت سے نہیں دیکھے گا جس نے کسی مرد سے خلافِ فطرت کام کیا ، یا اپنی بیوی سے پاخانہ کی جگہ ہمبستری کی (ترمذی)

یہ ہیں وہ بدنصیب لوگ جو بدترین جرائم میں گرفتار ہیں ۔ اور اللہ اور اس کے رسول کے سخت نافرمان ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے نہ خوش ہو کر کلام کرے گا ۔ نہ ان کو نظرِ رحمت سے دیکھے گا ۔ بلکہ ان لوگوں کو اپنے سخت قسم کے عذابوں میں گرفتار کرے گا ۔ البتہ اس سے وہ لوگ مستثنیٰ ہیں جن سے پہلے یہ گناہ ہوئے لیکن بعد میں انہوں نے توبہ کرلی ۔ اور اپنی زندگی کو عصیان و سیاہ کاری سے نکال کر اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں گذار دیا ۔ ایسے لوگ یقیناً خوش نصیب ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے یقیناً خوش ہوگا ۔ انہیں اپنی نظرِ رحمت سے بھی دیکھے گا اور اپنی نعمتوں سے بھی نوازے گا بلکہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی برائیوں کو بھی نیکیوں سے بدل دے گا اور اپنی جنت کے بلند مراتب سے نوازے گا ۔

ہفت روزہ الاعتصام لاہور

احکام و مسائل

مولانا محمد عبید اللہ عفیف صدر مدرس دار الحدیث چینیانوالی - لاہور

مستقل امام کیسا ہونا چاہیے؟

سوال علمائے دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ اہل حدیث مسجد کا امام کیسا ہونا چاہیے۔ کیا حدیث میں امام الصلوٰۃ کے لیے کوئی اوصاف مذکور ہیں۔ اگر ہیں تو وہ کیا ہیں۔ صَلُّوا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ کا کیا مطلب ہے؟ اِمَامٌ قَوْمٍ وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ کی کیا تفسیر ہے؟ اگر کسی مسجد کا امام جماعت میں باعث افتراق ہو اور وہ اپنے مفاد کے لئے اسے مزید ہوا دے تو اس کا کیا حکم ہے۔ ہم نے علماء سے سنا ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک امام کو صرف اس لئے بدل دیا تھا کہ اس نے قبلے کی طرف منہ کر کے تھوکا تھا اگر ایسی کوئی حدیث ہے تو اس کی روشنی میں ایسے امام کو بدلا جا سکتا ہے جس کی وجہ سے مسجد کے نمازی دو حصوں میں تقسیم ہو گئے ہیں۔ ایک اس کے حق میں ایک اس کے خلاف۔ مخالفین کا الزام ہے کہ وہ امام جھوٹ بولتا ہے اور چغل خوری اس کی عادت ہے کیا ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا صحیح ہے؟ اگر مسجد کی انتظامیہ صاحب اختیار ہو تو وہ کس طرح کا امام منتخب کرے۔ (سائل عبد الرحمٰن۔ لاہور)

جواب اس سلسلے کی چند حدیثیں ذیل میں درج ہیں جن سے مسئولہ مسئلے پر روشنی پڑتی ہے۔

(۱) وعن ابی مسعود عقبۃ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهٖ وَلَا يَقْعُدُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ إِلَّا بِإِذْنِهٖ أَهْلِهٖ۔ رواہ احمد ومسلم (نیل الاوطار ص ۱۶۸ ج ۳ ومشکوٰۃ ص [blank])

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قرآن مجید کا زیادہ ماہر ہو وہ امامت کرائے، اگر قرآن میں برابر ہوں تو جو حدیث میں زیادہ ماہر ہو۔ اگر حدیث میں بھی برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو۔ اگر ہجرت میں بھی برابر ہوں تو جو عمر میں بڑا ہو۔ اور جہاں کسی کے اختیارات ہوں وہاں دوسرا امامت نہ کرائے اور نہ اس کی عزت کی جگہ میں بیٹھے مگر اس کی اجازت سے"

(۲) عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لَا تَؤُمَّنَّ امْرَأَةٌ رَجُلًا وَلَا أَعْرَابِيٌّ مُهَاجِرًا وَلَا يَؤُمَّنَّ فَاجِرٌ مُؤْمِنًا إِلَّا أَنْ يَقْهَرَهٗ بِسُلْطَانٍ يَخَافُ سَيْفَهٗ أَوْ سَوْطَهٗ۔ رواہ ابن ماجہ (کذا فی سبل السلام ص ۲۸ ج ۲) "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت مرد کی امامت نہ کرائے نہ جنگلی مہاجر کی اور نہ فاجر و فاسق مومن کی مگر یہ کہ بزور امام بن جائے اور مومن ذیک (؟) اس کی تلوار اور چابک سے ڈرتا ہو تو ایسی مجبوری میں مومن کا فاجر کی اقتداء میں نماز پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں"

(۳) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِجْعَلُوْا أَئِمَّتَكُمْ خِيَارَكُمْ فَإِنَّهُمْ وَفْدُكُمْ فِيْمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ رواہ الدارقطنی۔

(نیل الاوطار باب ماجاء فی امامۃ الفاسق ص ۱۸۴ ج ۳)

"حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے امام بہتر لوگوں کو بنایا کرو۔ وہ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان تمہارے نمائندے ہیں"

(۴) وقد اخرج الحاکم فی ترجمۃ مرثد الغنوی عنہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سرکم ان تقبل صلاتکم فلیؤمکم خیارکم۔ فانھم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم (نیل الاوطار ص ۱۸۶ ج ۳)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری نمازیں قبول ہوں، تو تمہارے امام بہترین لوگ ہونے چاہئیں کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ترجمان ہیں"۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ امام وہ شخص ہونا چاہیئے جو کتاب وسنت کا زیادہ ماہر ہونے کے ساتھ ساتھ متقی اور پرہیزگار بھی ہو۔ فاجر وفاسق (جھوٹے، چغلخور اور کبائر کے مرتکب) کو پیش امام مقرر کرنا قطعاً جائز نہیں۔ ورنہ ایسے امام کو مقرر کرنے والے بھی سخت گنہ گار اور مجرم قرار پائیں گے۔ ایسے امام کو مستقل امامت سے الگ کرنا ضروری ہے تاکہ امامت کا منصب رفیع داغدار نہ ہو۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف تھوکنے والے امام کو امامت سے برطرف کر دیا تھا۔ جیسا کہ سنن ابی داؤد باب کراھیۃ البزاق فی المسجد میں حدیث ہے نیز دیکھئے عون المعبود ج ۱ ص ۱۸۱

تھوکنے والے واقعے سے معلوم ہوا کہ امامت جیسا رفیع منصب اتنا نازک ہے کہ قبلہ کی طرف تھوکنے والا آدمی اس کے لائق نہیں رہتا۔ جب کہ معلوم ہے کہ کذب بیانی، غیبت خوری اور افتراق بین المصلین جیسے کبائر کے مقابلے میں قبلے کی طرف تھوکنے کا گناہ بہرحال ایک چھوٹا گناہ ہے۔ لہٰذا جھوٹ بولنے والا، غیبت خور اور نمازیوں میں تفریق ڈالنے والا شخص امامت کے مقدس منصب کا قطعاً اہل نہیں۔

علاوہ ازیں یہ بھی ملحوظ رہے کہ ایسے امام کی اپنی نماز بھی قبول نہیں ہوتی جس کی امامت کو کسی شرعی قباحت کی وجہ سے اس کے مقتدی ناپسند کرتے ہوں۔ چنانچہ سنن ابی داؤد اور سنن ابن ماجہ میں ہے۔ عن عبداللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول ثلاثۃ لا یقبل اللہ منھم صلاۃ من تقدم قوما وھم لہ کارھون ورجل اتی الصلاۃ دبارا والدبار ان یاتیھا بعد ان تفوتہ ورجل اعتبد محررۃ (باب الرجل یؤم القوم وھم لہ کارھون۔ عون المعبود ص ۲۳۱ ج ۱ وابن ماجہ ج)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کی نماز قبول نہیں کرتا۔ ایک وہ شخص جو قوم کی امامت کرائے اور لوگ اس کی امامت کو پسند نہ کریں، دوسرا جو شخص جماعت سے فارغ ہونے کے بعد آئے، تیسرا جس نے کسی آزاد کو غلام بنا لیا ہو"۔

اسی مضمون کی احادیث حضرت ابوامامہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔ نیل الاوطار میں ہے کہ ابوامامہ کی حدیث کو امام ترمذی اور امام نووی نے حسن کہا ہے۔ اور ابن عباس کی حدیث کو حافظ عراقی نے حسن قرار دیا ہے امام شوکانی ان تینوں احادیث کے بارے میں رقمطراز ہیں۔ و احادیث الباب یقوی بعضھا بعضا فتنتھض للاستدلال بھا علی تحریم ان یکون الرجل اماما لقوم یکرھونہ (نیل ص ۲۰۱ ج ۳)

کہ "یہ احادیث مجموعی طور پر اس امر کی دلیل ہیں کہ ایسے شخص پر ان لوگوں کی امامت کرانا حرام ہے جو اس کی امامت کو اچھا نہ جانتے ہوں" مگر شرط یہ ہے کہ اس کی امامت کی کراہیت کی وجہ کوئی شرعی سبب ہو۔ ورنہ نہیں۔ جیسا کہ عون المعبود میں اس کی تصریح موجود ہے۔ عون ص ۲۳۱ ج ۱۔ اور نیل الاوطار میں ہے فاما الکراھۃ لغیر الدین فلا عبرۃ بھا وقیدوہ ایضا بان یکون الکارھون

اکثرالماومین ولا اعتبار بکراھۃ الواحد والاثنین والثلاثۃ اذا کان المؤتمون جمعا کثیرا لا اذا کانوا اثنین او ثلاثۃ فان کراھتھم او کراھۃ اکثرھم معتبرۃ

(نیل الاوطار ص ۲۰۱ ج ۳) "اگر کسی امام کی امامت کو مکروہ جاننے کا سبب غیر دینی امر ہو تو اس کا اعتبار نہیں اور پھر یہ بھی شرط ہے کہ نمازیوں کی اکثریت اس کی امامت کو ناپسند کرتی ہو"

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ امام وہ شخص ہونا چاہیئے جس میں یہ مذکورہ اوصاف موجود ہوں۔ اگر کوئی امام ان اوصاف سے عاری اور محروم ہو تو وہ اہل حدیث مسجد کا امام بننے کا اہل نہیں۔ سوال میں موجودہ پیش امام میں جن کمزوریوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اگر وہ واقعی اس میں پائی جاتی ہیں۔ یعنی وہ واقعی جھوٹ بولتا ہے اور غیبت کرتا ہے۔ اور اس کی امامت کی وجہ سے مسجد کے نمازیوں میں اختلاف اور مخاصمت پیدا ہو چکی ہے تو پھر اس کو چاہیئے کہ وہ مسجد کے روشن مستقبل اور اپنی عزت نفس کے لئے از خود امامت سے الگ ہو جائے۔ اور بصورت دیگر مسجد کے نمازیوں کو چاہیئے کہ وہ احسن طریقے سے اس امام کو امامت سے معزول کر دیں۔ ایسے امام کی حمایت بھی گناہ اور تعاون علی المعصیت والعدوان ہے۔ ہاں اگر اس کے علیحدہ کرنے میں مزید فتنے و فساد اور مسجد کی بربادی کا خطرہ متوقع ہو تو پھر مناسب وقت کا انتظار کریں اور با دل نخواستہ بامر مجبوری اس کے پیچھے نماز پڑھتے رہیں۔ صلوا خلف کل بر و فاجر کا بھی یہی مطلب ہے کہ بامر مجبوری فاجر و فاسق کی اقتداء میں نماز پڑھنی جائز ہے۔ مگر ایسے فاسق و فاجر کو مستقل امام مقرر کرنا قطعاً جائز نہیں۔ چنانچہ امام شوکانی لکھتے ہیں واعلم ان محل النزاع انما ھو فی صحۃ الجماعۃ خلف من لا عدالۃ لہ واما انھا مکروھۃ فلا خلاف فی ذلک (نیل الاوطار ص ۱۸۶ ج ۳)

"غیر عادل امام کا جماعت کرانا ایک مختلف فیہ مسئلہ ہے اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا بالاتفاق مکروہ ہے۔"

ایک اہم مراسلہ

زکوٰۃ کی کٹوتی کے سلسلے میں بینکوں کی افسوسناک بے اصولی

اس ناانصافی کا ازالہ کیا جائے

محترمی! السلام علیکم و رحمۃ اللہ

ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم رکن ہے اور اس کا شمار اُن پانچ ارکان میں ہوتا ہے جن پر دین کی بنیاد قائم ہے۔ صحیح شرعی مسئلہ یہ ہے کہ جو رقم سال بھر تک جمع رہے اسی میں سے ڈھائی فی صد زکوٰۃ نکالنا فرض ہے لیکن عام بینکوں میں اس حقیقت کو پیش نظر نہیں رکھا جاتا۔ اس وقت یہ غلط اور قابل اعتراض عمل جاری ہے کہ اگر کسی شخص کی رقم ڈرافٹ وغیرہ کسی ذریعے سے ایک دو ماہ پہلے بھی جمع ہوئی ہو اور وہ تین ہزار روپے سے زائد ہو، تو اس میں سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ کاٹ لی جاتی ہے۔ اس بے اصولی اور ناانصافی کا ازالہ کرنے کے لئے کوئی واضح اور مبنی بر انصاف اصول رائج ہونا چاہیئے۔ یہ درست ہے کہ ایک ہی تاریخ کو ملک بھر میں زکوٰۃ کاٹنے سے سہولت رہتی ہے۔ لیکن ہر بینک جس طرح کسی حسابدار کے کھاتے میں منافع کی رقم جمع کرنے کے لئے ہر ماہ کا تجزیہ کرتا ہے۔ اُسی طرح زکوٰۃ فنڈ کاٹنے کے لئے بھی اُسے ہر ماہ کا تجزیہ کرنا چاہیئے یا کم از کم سال کو چار سہ ماہیوں میں تقسیم کر کے زکوٰۃ کاٹنی چاہیئے یعنی کسی جمع شدہ رقم کو اگر پورا سال گزرا ہو تو ڈھائی روپے فی سینکڑہ، اگر چھ ماہ گزرے ہوں تو سوا روپیہ فی سینکڑہ، اور تین ماہ گزرے ہوں تو تریسٹھ پیسے فی سینکڑہ کے حساب سے زکوٰۃ کاٹنے کا اصول اختیار کرنا چاہیئے تاکہ شریعت کا تقاضا بھی پورا ہو جائے اور کسی حسابدار کے ساتھ ناانصافی بھی نہ ہو۔ اُمید ہے کہ اس اہم معاملے پر ہمارے صدر محترم اور مجلس شوریٰ کے ممبر صاحبان از راہِ کرم بہت جلد اپنی ہمدردانہ توجہ مبذول فرمائیں گے تاکہ یکم رمضان المبارک سے پیشتر (جو زکوٰۃ کاٹنے کی مقررہ تاریخ ہے)، اُن کے منصفانہ فیصلے سے تمام بینکوں کو آگاہ کیا جا سکے

ع ۔ بر کریماں کارہا دشوار نیست ۔ والسلام مع الاکرام

نیاز مند فیض محمد فیض لودھیانوی (منشی فاضل۔ او۔ ٹی) فیض منزل نیو الہٰی پارک مصری شاہ۔ لاہور نمبر ۳۹ - ۸۴-۴-۱۰

جماعت اہل حدیث کا علمی و تبلیغی ادارہ

حافظ صلاح الدین یوسف

دار الدعوۃ السلفیہ
اغراض و مقاصد اور تعارف و خدمات

علمائے کرام، احباب جماعت اور اصحاب ذوق اس امر سے واقف ہیں کہ لاہور میں جماعت اہل حدیث کا ایک نیا علمی، دینی اور تالیفی ادارہ بنام —— دار الدعوۃ السلفیۃ —— ابھی حال ہی میں قائم ہوا ہے جس کے بانی حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف حفظہ اللہ ہیں —— اور الحمد للہ حضرت مولانا کے حلقۂ اثر و ارادت اور مخلصین جماعت کے خصوصی تعاون سے ادارے کی سہ منزلہ عمارت بھی تعمیر ہو چکی ہے۔

اس ادارے کا مختصر پس منظر یہ ہے کہ حضرت مولینا محمد عطاء اللہ حنیف دامت برکاتہم کے پیش نظر کئی اہم علمی و دینی منصوبے ہیں جن کی تکمیل میں وہ عمر بھر مصروف عمل بھی رہے اس کے لئے ایک وسیع لائبریری بھی ذاتی طور پر جمع کی جس میں علوم حدیث سے متعلقہ تقریباً تمام مطبوعہ کتابیں موجود ہیں۔ اسی طرح علوم قرآن پر بجز چند تفاسیر کے تقریباً تمام مشہور متداول کتابیں موجود ہیں۔ ان کے علاوہ فقہ، اصول فقہ، ادب، لغت، تاریخ و سیر، تراجم و تذکرے، تصوف اور دیگر علوم کا بھی خاصا ذخیرہ ہے، رسالہ "معارف" اعظم گڑھ "برہان" دہلی اور دیگر　نایاب رسائل و جرائد اور متعدد عربی مجلات کی بہت سی فائلیں بھی موجود ہیں۔ مثلاً مولانا محمد حسین بٹالوی کے ماہنامے "اشاعۃ السنۃ" کی متعدد فائلیں "تنظیم اہل حدیث" روپڑ، کی ابتدائی فائلیں، اخبار "ستارہ صبح" مولانا ظفر علی خاں اور دیگر رسائل۔ علاوہ ازیں حضرت مولانا نواب محمد صدیق حسن خاں کی تالیفات (عربی، فارسی، اردو) کا تقریباً سارا ذخیرہ (جو کہ دو سو　سے زائد پر مشتمل ہے) نیز اس دور کی کتابیں رسائل متعلقہ مسلک اہل حدیث کا بہت سا نایاب اور قدیم لٹریچر اس لائبریری میں موجود ہے۔

منصوبے کا ایک مختصر خاکہ حسب ذیل ہے

- کتب صحاح ستہ یعنی سنن ابوداؤد، ترمذی، مؤطا امام مالک وغیرہ کتب حدیث کے عربی حواشی مسلک محدثین کی روشنی میں۔ جس کا آغاز انہوں نے سنن نسائی کے حاشیے سے کیا جو "التعلیقات السلفیہ" کے نام سے چھپ کر عرب و عجم کے علماء سے خراج تحسین وصول کر چکا ہے۔ تاہم مولانا موصوف شدید خواہش کے باوجود دیگر علمی مصروفیات کی وجہ سے کسی اور حدیث کی کتاب کے تحشیہ کا کام نہ کر سکے تاہم اس کام کی اہمیت اور ضرورت و افادیت کے شدید احساس نے ہمیشہ انہیں مضطرب کئے رکھا۔
- تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوٰۃ (جس کا مختصر تعارف مضمون کے آخر میں درج ہے)　کے مسودے کی تکمیل و طباعت۔
- کتب حدیث کے معیاری اردو تراجم و حواشی۔
- خواتین کے لئے دینی مسائل کی ایک مستند کتاب کی ترتیب و تالیف۔
- بعض اہم مسلکی اور بنیادی کتابوں کی تالیف و ترتیب اور ان کی اشاعت۔
- "فقہ محمدیہ" کے انداز پر ایسی کتاب کی ترتیب جو صحیح مسائل

کیا گیا ہے ۔ اس کے بقیہ حصے یعنی تعلیم الحج ، تعلیم الصلوٰۃ وغیرہ بھی شائع کرنے کا پروگرام ہے تاکہ یہ سیٹ مکمل ہو جائے ۔

۶-۷ ۔ مسئلہ رفع الیدین ۔ ایک نئی کاوش کا جائزہ ۔ (مولانا ارشاد الحق اثری)

۸ ۔ احکام و مسائل رمضان ۔ تالیف مولانا احمد اللہ صاحب محدث دہلوی ؒ

۹ ۔ اسلامی حکومت کے ضروری اجزاء ۔ (حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی مرحوم کا ایک نہایت پُر مغز مقالہ) وغیرہ

المنتقیٰ حدیث کی ایک انتہائی اہم کتاب ہے ، جو پانچ ہزار سے زائد احکام حدیث پر مشتمل ہے ۔ اس کا اردو ترجمہ مع عربی متن ، ادارے نے شائع کر دیا ہے جو بڑے سائز کے دو ہزار صفحات پر مشتمل اور دو جلدوں میں مجلد ہے ۔ اب

المحلیٰ ۔ امام ابن حزم اندلسی کی شہرۂ آفاق کتاب "المحلیٰ" کے اردو ترجمے کی اشاعت کا بھی ادارہ اہتمام کر رہا ہے ۔ اس کی جلد اول تقریباً تیار ہے اور دوسری جلد کی کتابت ہو رہی ہے ۔ یہ بہت عظیم منصوبہ ہے ۔ غالباً بڑے سائز کی ۱۵ یا ۱۶ جلدوں میں یہ کتاب مکمل ہو گی ۔ وبیداللہ التوفیق ۔

تبلیغی کتب کی اشاعت و تقسیم

اس کے علاوہ بعض تبلیغی کتابیں بعض مخیر احباب کے خصوصی تعاون سے چھپوا کر ادارے نے ہزاروں کی تعداد میں مفت تقسیم کی ہیں ، جن میں حسب ذیل کتابیں خصوصیت سے قابل ذکر ہیں ۔

۱ ۔ کتاب التوحید (مترجم) ، شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب ۔
۲ ۔ اسلام اور مسائل جاہلیت (اردو)
۳ ۔ زیارۃ القبور (اردو ترجمہ) ، شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ ؒ
۴ ۔ ایصال ثواب ۔ اور قرآن خوانی ، مرتبہ مولانا مختار احمد ندوی (بمبئی)
۵ ۔ اسلامی خلفاء و ملوک اور تاریخ اسلام سے متعلق چند غلط فہمیوں کا ازالہ ۔ از ۔ حافظ صلاح الدین یوسف
۶ ۔ دین انسانی کی حقیقت اور اس کی مختلف شکلیں ۔

(مولوی نذیر احمد کاشمیری)

ان میں سے نمبر ۳ اور ۴ دو کتابیں باقی ہیں جن کی مفت تقسیم اب بھی جاری ہے ۔ باقی کتابیں فی الحال ختم ہیں ۔ لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۔

بیرونی وفود کی آمد اور ان کا اظہار مسرت

ادارے کے قیام کے بعد کئی عرب ملکوں کے علماء اور وفود بھی حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف دام ظلہ سے شرف ملاقات کے لئے آئے اور ادارے کی کارکردگی ، اس کی عمارت اور بالخصوص اس کی اہم اور نہایت وسیع لائبریری کو دیکھ کر بے پناہ تحسین و مسرت کا اظہار فرمایا اور بانی ادارہ حضرت مولانا محترم کو خراج عقیدت پیش کیا ۔

یہ ہے مختصر تفصیل اس منصوبے اور کام کی جو دارالدعوۃ السلفیہ نے نہایت قلیل عرصے میں انجام دیئے اور جو اس کے پیش نظر ہیں جن میں سے بعض پر کام اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مخلص احباب کے تعاون سے جاری بھی ہے لیکن ظاہر بات ہے کہ مذکورہ منصوبے کو مکمل طور پر بروئے کار لانے کے لئے رجال کار کی بھی ضرورت ہے اور سرمائے کی بھی ۔ ادارے کے پاس منصوبہ تو ہے اس کے لیے جس وسیع علمی لائبریری کی ضرورت ہے وہ بھی بہت حد تک مہیا ہے لیکن رجال کار کی بھی کمی ہے اور سرمائے کی بھی ۔ جس کی وجہ سے مجوزہ منصوبے پر خاطر خواہ کام نہیں ہو رہا ہے جیسا کہ ہونا چاہیئے ۔ بلاشبہ جماعتی تنظیموں ، انجمنوں اور اداروں کی کمی نہیں ، اور اپنے اپنے اداروں میں وہ مفید کام بھی کر رہے ہیں ، تاہم حساس اصحاب علم و ذوق اس سے اتفاق کریں گے کہ اس ادارے کے پیش نظر جو علمی منصوبہ ہے وہ ایک زبردست خلاء ہے جس پر کسی بھی ادارے میں یا تو بالکل کام نہیں ہو رہا ہے اور کہیں ہو بھی رہا ہے تو قطعاً ناکافی ہے اور یوں یہ علمی خلاء بدستور باقی ہے ۔

دارالدعوۃ السلفیہ کے قیام کا اصل

حدیثیہ پر مشتمل ہو۔

- جماعت اہل حدیث اور اس کے مسلک پر حملوں کا معقول جواب اور مدلل دفاع۔
- فتنۂ انکارِ حدیث اور دیگر دینی فتنوں کے رد میں معقول لٹریچر کی تیاری۔
- ایک دارالافتاء کا قیام اور اس کے لئے ایک مستقل صاحبِ علم کا تقرر، وغیرہ۔

یہ علمی منصوبے جو ساری عمر مولانائے محترم کی سوچ بچار کے محور رہے اور اس سلسلے میں مقدور بھر کوشاں بھی رہے۔ ظاہر ہے کہ تنہا بالخصوص عمر کے اس آخری دور میں، ان کے بس کا کام نہیں اسی لئے انہوں نے سوچا کہ ان کاموں کو تنظیمی شکل دے دی جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مخلص باذوق احباب کے مشورے سے — دارالدعوۃ السلفیہ — کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے ماتحت درج ذیل شعبے ہیں۔

- **مدرسہ مصباح القرآن** جس میں ایک قاری صاحب حفظ قرآن و ناظرہ پر مامور ہیں۔ یہ مدرسہ ۱۹۶۴ء سے قائم ہے۔ اب تک تین درجن سے زائد بچے اور بچیاں قرآن مجید حفظ کر چکی ہیں اور سینکڑوں کی تعداد میں بچے ناظرہ قرآن پڑھ چکے ہیں، حفظ و ناظرہ کے ان بچوں کو مسنون نماز اور دیگر ضروری مسائل سے بھی آگاہ کیا جاتا ہے تاکہ سنتِ رسول کے اتباع اور بدعت سے اجتناب کا جذبہ ان میں پیدا ہو۔
- ہفت روزہ "الاعتصام" کا انتظام۔ یہ اخبار جیسا کہ احباب جماعت جانتے ہیں، جماعت اہل حدیث کا قدیم ترین اور نہایت باوقار اور وقیع علمی اخبار ہے جو ۳۵ سال سے باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے اور دیگر حلقوں میں بھی قدر و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔
- دوسری منزل پر مسجد کا انصرام و اہتمام۔ اس علاقے میں مسجد اہل حدیث یعنی مرکزِ توحید و تبلیغ کا قیام کتنا ضروری ہے اس سے ہر وہ شخص باخبر ہے جو اس کے محلِ وقوع سے واقف ہے۔ یہ ایک بت کدے میں اذانِ حق اور ظلمت خانے میں ہدایت کا چراغ ہے۔

اور تیسری منزل پر سلفیہ لائبریری، جس میں مولانا حفظہ اللہ نے اپنی عمر بھر کی اندوختہ کتابیں وقف کر دی ہیں جن کی مالیت تقریباً ۲ لاکھ روپے ہے، اور حسب ضرورت و گنجائش اس میں دن بہ دن اضافہ ہو رہا ہے۔

- **المجلس العلمی السلفی** ۔ جو مذکورہ بالا علمی منصوبے کے مطابق "تالیف و تصنیف" کا کام کرے گی۔ چنانچہ ادارے کے زیرِ اہتمام جماعت کے ایک فاضل بزرگ مولانا عزیز زبیدی صاحب نے صحیح بخاری کے عربی تحشیہ کا کام کیا ہے جو بحمد اللہ تسوید کی حد تک مکمل ہو گیا ہے، اب اس کی نظرِ ثانی اور طباعت کا مرحلہ باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

تنقیح الرواۃ کی بھی ایک جلد (ربع ثالث) حضرت مولانا حفظہ اللہ کی تنقیح و تہذیب اور اضافوں کے ساتھ بحمد اللہ شائع ہو گئی ہے، اور دوسری جلد جو کتاب الرقاق سے آخر مشکوٰۃ تک ہوگی، اس کے مسودے کی تنقیح و تہذیب کا کام جاری ہے۔

علاوہ ازیں درج ذیل کتابیں بھی اس ادارے کے اہتمام میں شائع ہو چکی ہیں۔

۱۔ حدِّ رجم کی شرعی حیثیت اور مغالطات و شبہات کا ازالہ
تالیف: حافظ صلاح الدین یوسف رفیق المجلس العلمی السلفی

۲۔ اہل حدیث اور اہل تقلید (مسلک اہل حدیث اور جماعت اہل حدیث پر اعتراضات کا جائزہ)
تالیف: حافظ صلاح الدین یوسف رفیق المجلس العلمی السلفی

۳۔ اسلامی خلفاء و ملوک اور تاریخ اسلام سے متعلق چند غلط فہمیوں کا ازالہ • تالیف حافظ صلاح الدین یوسف۔

۴۔ حج مسنون تالیف: مولانا مختار احمد ندوی (بھارت)

۵۔۶۔ تعلیم الصیام اور تعلیم الزکوٰۃ۔ یہ دونوں رسالے نواب صدیق حسن خان کے ہیں جو پرانی اردو میں تھے جنہیں حضرت مولانا راقم ظلہٗ کی اصلاح اور حواشی کے ساتھ معیاری انداز میں شائع

مقصد اسی علمی خلا کو پُر کرنا ہے۔

ہماری جماعت جو اگرچہ بحمد اللہ دینی جذبہ و شوق کے لحاظ سے اُمت میں امتیازی حیثیت رکھتی ہے۔ ہمارے اہل خیر دینی اُمور میں خرچ کرنے میں بڑے فراخ دل اور کشادہ دست ہیں۔ اور مدارس اور تبلیغی کانفرنسوں پر بلا مبالغہ لاکھوں روپیہ صرف ہو رہا ہے لیکن یہ بات باعث تعجب ہے کہ یہ جماعت بوجوہ ٹھوس علمی منصوبوں کی طرف خاص توجہ نہیں دے سکی اور وہ مدت سے تشنہ چلے آ رہے ہیں۔ حد یہ ہے کہ یہ شعبہ ہمارے اہل خیر، اہل مدارس اور اہل علم کے فکر و عمل سے تقریباً خارج ہی ہے۔ اور اسے درخورِ اعتناء ہی نہیں سمجھا جا رہا ہے۔ مدارس و تبلیغی اجلاسوں کی اہمیت و افادیت سے انکار نہیں لیکن ٹھوس علمی منصوبوں، اشاعت کُتب اور تصنیف و تالیف کے اہم کاموں سے صرفِ نظر کر لینا اور اس طرف دستِ تعاون دراز کرنے سے گریز کرنا بھی ہماری جماعت کے ہرگز شایانِ شان نہیں۔

بنا بریں ہم جماعت کے اہل خیر و اصحاب ذوق سے متوقع ہیں کہ وہ ادارے کے ساتھ اس کے مذکورہ منصوبوں کی تکمیل میں قدمے، درمے، سخنے ہر طرح کا تعاون فرمائیں گے تاکہ رفقائے ادارہ پوری دل جمعی اور فراغِ خاطر کے ساتھ مذکورہ علمی خلا کو پُر کرنے میں اپنی صلاحیتیں اور توانائیاں صرف کر سکیں۔ نیز مستقبل کے دیگر منصوبوں کو بھی بروئے کار لایا جا سکے کیونکہ ادارے کی یہ خواہش اور کوشش بھی ہے کہ ادارے سے متصل مزید جگہ حاصل کر کے مسجد اور لائبریری کو مزید وُسعت دی جائے تاکہ مستقبل کی ضرورتوں کو بھی پورا کیا جا سکے۔ علاوہ ازیں ایک وسیع ہال کی تعمیر کا منصوبہ ہے جو علمی مذاکروں وغیرہ کے کام آ سکے۔ ایک عمدہ قسم کا مہمان خانہ، خیراتی شفاخانہ اور عام لوگوں کے مطالعے کے لئے ایک ریڈنگ روم (لائبریری) وغیرہ کی تعمیر بھی زیر غور ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیقِ مرضیات سے نوازے اور ہمارے کاموں میں برکت اور نیتوں میں اخلاص پیدا فرمائے۔ السعی منا والاتمام من اللہ۔

مختصر تعارف

تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوٰۃ

یہ کتاب آج سے تقریباً پون صدی قبل حضرت شیخ الکل میاں نذیر حسین محدث دہلوی کے ایک فاضل شاگرد ڈپٹی سید احمد حسن (مؤلف احسن التفاسیر) نے اپنے ایک اور فاضل شاگرد حضرت مولانا محمد شرف الدین دہلوی کی معیت اور تعاون سے تحریر فرمائی تھی۔ جس میں مشکوٰۃ المصابیح (جو حدیث کی ایک عام متداول کتاب ہے) کی احادیث کی تخریج اور ان کی سندی تحقیق کی گئی ہے۔ اس کی دو جلدیں (نصف مشکوٰۃ تک) ۱۹۱۵ء میں مطبع مجتبائی دہلی سے چھپ گئی تھیں اور آخری نصف حصہ تا حال غیر مطبوعہ رہا۔ عام خیال تھا کہ یہ نصف حصہ شاید ضائع ہو گیا، لیکن حسنِ اتفاق سے یہ نصف حصہ مسودے کی شکل میں (جس کا بہت سا حصہ کرم خوردہ ہو چکا تھا) آج سے ۱۶، ۱۷ سال قبل حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف دامت برکاتہم کو کراچی میں ایک مکتبے سے دستیاب ہو گیا جسے اُسی وقت خرید لیا گیا۔ یہی وہ مسودہ ہے جو حضرت مولانا حفظہ اللہ کی نظر ثانی اور اضافوں کے ساتھ ادارہ شائع کرنے میں کوشاں ہے اور جس کا ایک حصہ یعنی تیسرا ربع (کتاب النکاح سے کتاب الرقاق تک) بحمد اللہ شائع ہو کر اہل علم تک پہنچ گیا ہے۔ اب آخری جلد (ربع چہارم) یعنی کتاب الرقاق سے آخر کتاب تک کے مسودے پر نظر ثانی اور تکملے کا کام باقی ہے جو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے جاری ہے۔ اسی طرح کتاب کی پہلی دو جلدیں جو ۱۹۱۵ء میں چھپی تھیں، وہ بھی چونکہ النادر کالمعدوم کا مصداق ہیں۔ اس لئے ان پر نظر ثانی کر کے دوبارہ ان کی طباعت کا بھی خیال ہے۔ یوں پوری کتاب چار حصوں میں مکمل ہوگی۔ جس پر تقریباً دو لاکھ روپے خرچہ آئے گا۔ یہ کتاب عربی میں ہے۔

امان اللہ ملک ایڈووکیٹ گجرات

(قسط ۲ آخری)

نظام زکوٰۃ و عُشر کے نفاذ میں ایک تاریخی غلطی

خلفائے راشدین کے عہد میں مالیاتی نظام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد خلفائے راشدین کے عہد میں عملاً اسلامی حکومت کے محاصل یہ تھے۔

۱۔ غنیمت ۔ ۲۔ فیئ ۔ ۳۔ زکوٰۃ، ۴۔ عُشر، ۵۔ خراج ۶۔ جزیہ۔

خلیفۂ اوّل صدیق اکبرؓ کے زمانہ میں پہلی دفعہ مسلمان کہلانے والے تین قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ یہ ایک بالکل نیا مسئلہ بن گیا۔ صدیق اکبرؓ نے زکوٰۃ سے انکار کرنے کو کفر قرار دیا، اور ان کے خلاف جہاد کر کے انہیں اس جرم کی سزا دی اور یہ جہاد بالکل اسی نوعیت کا تھا جیسے کفار کے ساتھ کیا جاتا تھا۔ اور صدیق اکبرؓ نے استدلال میں یہ فرمایا۔

"سورت براءت میں اللہ تعالےٰ نے یہ فرمایا ہے کہ فَاِنۡ تَابُوۡا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخۡوَانُكُمۡ فِى الدِّيۡنِ ۔ یعنی "اگر توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں تو یہ تمہارے دینی بھائی ہیں"۔

دوسری آیت جس سے آپ نے استدلال کیا۔ اسی سورۃ میں ہے۔ فَاِنۡ تَابُوۡا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوۡا سَبِيۡلَهُمۡ ۔ یعنی "اگر توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں۔ اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو"۔

صدیق اکبرؓ نے منکرین زکوٰۃ کے متعلق حکم اللہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت قائم رکھتے ہوئے فرمایا۔

"اگر ان لوگوں نے زکوٰۃ میں سے جو یہ لوگ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کرتے تھے مجھے اونٹ کے پاؤں میں باندھی جانے والی رسی بھی دینے سے انکار کر دیا تو میں ان کے خلاف جہاد کروں گا۔"

اور آپ نے عملاً وہ کر دکھایا جو فرمایا تھا۔

تفسیر کبیر ۴ صفحہ ۲۰۲ زیر تحت فَاِنۡ تابوا واقاموا الصلوٰۃ (براءۃ ۔ ۱۱) پر حضرت صدیق اکبرؓ کے اس اقدام کے متعلق حضرت ابن مسعود کا قول درج ہے۔ "وکان ابن مسعود یقول رحم اللہ ابابکر ما افقھم فی الدین اراد بہ ما ذکرہ ابوبکر فی حق مانعی الزکوٰۃ وھو قولہ واللہ لا افرق بین شیئین جمع اللہ بینھما" یعنی "اللہ تعالےٰ ابوبکرؓ پر رحمتیں نازل فرمائے ان کے تفقہ فی الدین کا کیا کہنا۔ مراد صدیق اکبرؓ کا وہ قول تھا جو انہوں نے زکوٰۃ کے انکار کرنے والوں کے متعلق فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے جن دو عبادتوں کو جمع کیا ہے میں ان میں تفریق کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں"۔ اشارہ سورۃ براءت کی آیت ۱۱ کی طرف تھا کہ اقامت صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ ہی وہ بنیاد ہے جس کی وجہ سے وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور سورہ براءت کی آیت ۵ اور ۱۱ کے متعلق فتح الباری ۳ : ۲۰۷ پر آیت کا مفہوم یوں ہے۔

"انہ لا یدخل فی التوبۃ من الکفر ولا ینال اخوۃ المؤمنین فی الدین الا من اقام الصلوٰۃ واتی الزکوٰۃ"۔ یعنی "کفر سے توبہ اور مسلمان کی دینی برادری میں شامل ہونا اس کے بغیر تصور ہی نہیں کیا جا سکتا کہ آدمی اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ پر ایمان رکھتا ہو"۔

قرآن کریم کی آیت فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ سے واضح ہو جاتا ہے کہ زکوٰۃ کے انکار سے مسلمانوں کے ساتھ دینی رشتہ منقطع ہو جاتا ہے۔ گویا زکوٰۃ سے انکار دین اسلام سے دستبرداری کا اعلان ہے۔ ایسے شخص کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں رہتا۔ پھر اس کے منکرین کے خلاف جہاد فرض ہو جاتا ہے۔

خلفائے راشدین اور عشر و زکوٰۃ

خلفائے راشدین میں سے کسی ایک نے بھی اس سے اختلاف نہیں کیا اور کوئی استثناء نہیں کیا۔

خلفائے راشدین کے بعد

حضرت حسن اور حضرت امیر معاویہ کے عہد میں حکومتِ اسلامیہ کے محاصل کی مدّات میں زکوٰۃ اور عشر کو وہی مقام حاصل رہا جو سابق سے چلا آ رہا تھا۔ پھر بنو امیہ کی حکومت میں یہی سلسلہ رہا۔ حتیٰ کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے زمانے میں اسلام کے مالیاتی نظام کی برکات پورے جوبن پر دکھائی دیتی ہیں کہ پورے ملک میں کوئی ایک فرد بھی نہیں ملتا تھا جو زکوٰۃ کا مستحق ہو، زکوٰۃ کی رقم قبول کرنے یا مانگنے کے لئے تیار ہو۔

بنو عباس کے عہد میں اسلام کا مالیاتی نظام انہی لائنوں پر چلتا رہا۔ ہارون الرشید ۱۷۰-۱۹۳ھ عباسی خلیفہ نے امام ابو یوسف سے نظامِ محاصل کے بارے میں تفصیل طلب کی کہ شریعت کے ضوابط تفصیل سے بتائے جائیں۔ چنانچہ آپ نے کتاب الخراج لکھ کر خلیفہ کو پیش کی یہ کتاب عباسی عہد میں اسلام کے نظامِ محاصل کے سلسلے میں مستند سمجھی جاتی رہی۔ سقوطِ بغداد کے بعد جو شیعی وزیر ابن علقمی کی سازش سے حادثہ رونما ہوا، ترکی کی عثمانی خلافت میں زکوٰۃ و عشر کے بارے میں وہی نظام قائم رہا۔ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا، غرض کہ پوری دنیا میں جہاں کہیں بھی اسلامی حکومت رہی زکوٰۃ و عشر کی وصولی اور تقسیم کا کام سرکاری طور پر اسی ضابطہ کے تحت اختیار کیا گیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اور خود عملاً اختیار کر کے دکھایا۔ غرضیکہ پوری دنیا میں جہاں کہیں بھی اسلامی حکومت نے زکوٰۃ و عشر کی وصولی اور تقسیم کا کام سرکاری سطح پر اختیار کیا، اسی ضابطہ کے تحت ہوتا رہا۔

جب مسلمانوں کا اقتدار بطور حکمران کے ختم ہو گیا اور محکومی ان کا مقدر بنتی گئی اور زکوٰۃ و عشر کا نظام سرکاری سطح پر ختم ہوتا گیا اور مادہ پرستی کے ہمہ گیر غلبہ، غیروں کی غلامی، دین سے بیگانگی نے زکوٰۃ و عشر کی ادائیگی بطور رکن دین کے ختم کرا دی۔ اور ابلیسی تاویلوں نے کئی جھتیں نکال کھڑی کیں۔ اور یوں یہ اہم رکن دینی مسلمانوں کی آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔ عشر کی ادائیگی تو مکمل ختم ہو گئی۔ لیکن زکوٰۃ کی ادائیگی مخیر حضرات کے خوف خدا اور رزق حلال کی سوچ اور عمل تک رہ گئی اور ادائیگی کا اجتماعی تصور تک مٹ گیا۔

مسلمانوں کی حالتِ زار پر پھر اللہ تعالیٰ کو ترس آیا۔ اور پاکستان میں ۱۹۸۰ء میں زکوٰۃ و عشر کے نفاذ کا آرڈی ننس نافذ ہوا۔ جو اپنی تاریخی نوعیت کے اعتبار سے بہت اہم ضابطہ تھا۔ اگر اس آرڈی ننس کو اسلامی تاریخ کے نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو میرے پاس اس کی تعریف کے لئے الفاظ نہیں۔ لیکن جب اس کا عملی نفاذ ہوا تو عام مسلمانوں کو سرکاری سطح پر ادائیگی زکوٰۃ و عشر کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس ہوئی جو ایک لازمی امر ہے لیکن سب سے اہم توجہ طلب مسئلہ یہ تھا کہ زکوٰۃ و عشر کی ادائیگی سے کوئی مسلمان مستثنیٰ نہ رہے اور نہ ہی اسلام کی تاریخ میں اس کی نظیر ملتی ہے۔ جو مسلمان ہے اس کو ادائیگی زکوٰۃ و عشر بطور رکنِ دین کے کرنی ہے۔ اس کا انکار اسلام کے ایک رکن کا انکار ہے۔ اور کسی رکنِ دین کا انکار اسلام سے مکمل انکار ہے اور اسلام سے انکار غیر مسلم بناتا ہے اور غیر مسلم کو وہ ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے۔ جو غیر مسلم سے اسلامی حکومت وصول کرنے کی پابند اور با اختیار ہے۔ اگر کسی فقہ کے پیروکار اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں تو ان کو زکوٰۃ اور عشر کی ادائیگی رکنِ دین کی حیثیت میں کرنی ہو گی۔ اور ہر اسلامی حکومت اس کی وصولی کی پابند ہے۔ اور اگر کوئی مسلمان زکوٰۃ و عشر کی ادائیگی سے انکار کرتا ہے تو وہ

اسلام سے انکار کرتا ہے۔ اس لئے موجودہ آرڈی ننس میں دی گئی استثناء اسلام کے سراسر خلاف ہے۔

دوسرے زکوٰۃ وعشر کا انتظام وانصرام، تقسیم اور وصولی جو کہ بطور رکن دین اسلام کی حیثیت میں ہوتی ہے۔ اس لئے کوئی منکر زکوٰۃ وعشر اس کی وصولی اور تقسیم کے نظام میں شامل نہیں ہوسکتا اور نہ ہی کوئی حکومت کسی ضابطہ کے تحت اسے شامل کرسکتی ہے لیکن موجودہ آرڈی ننس میں ایسی کوئی دفعہ یا شق موجود نہیں ہے۔ اور عملی صورت یہ ہے کہ فقہ جعفریہ کے پیروکاروں کو ادائیگی زکوٰۃ وعشر سے مستثنے قرار دیا گیا ہے لیکن دوسری طرف یہی منکرین زکوٰۃ، عشر و زکوٰۃ کمیٹیوں کے ممبران، چیئرمین اور ناظم تک ہیں۔ اور یہ سلسلہ وفاقی سطح تک جاری ہے جو کسی طرح بھی اسلامی طریقہ کار نہیں ہے۔

اسی استثناء سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کمزور عقیدہ مسلمانوں نے یہ باور کرتے ہوئے کہ ان کے عقائد کسی فرق کے بغیر زکوٰۃ وعشر سے بچ سکتے ہیں تو بے شمار مسلمانوں نے بیان حلفی اور فارم بطور مقلد فقہ جعفریہ داخل کرنے شروع کئے۔ جب اسے یقین ہے کہ وہ مسلمان بھی رہ سکتا ہے۔ اور زکوٰۃ وعشر کی ادائیگی سے بھی بچ سکتا ہے۔ اس سے جہاں زکوٰۃ وعشر کی عدم ادائیگی کا دروازہ کھلا اور قومی سطح پر بیت المال کو شدید خسارہ ہوتا نظر آتا ہے۔ وہاں فقہ جعفریہ کے پیروکاروں کی تعداد میں فوری اور فرضی اضافہ اسلامی حکومت کے لئے نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔ فقہ جعفریہ کے مقلدین کی اس تعداد سے فوری اضافہ کئی دوررس نتائج پیدا کرسکتا ہے۔ اور یہ صورت خدا فریبی کی وسیع تصویر پیش کرتی نظر آتی ہے۔

میں ان خیالات کے اظہار سے نہ تو فقہ جعفریہ کے مقلدین کی دل آزاری چاہتا ہوں اور نہ ہی حکومت پر تنقید مقصود ہے۔ میرا ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے فریضہ ہے کہ رکن دین "زکوٰۃ وعشر" میں استثناء حاکم وقت کے اختیار میں نہیں ہے۔ اور ہمیں دنیاوی مصلحتوں کے پیش نظر دین کے کسی رکن سے مستثنے کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہے۔ ایسا کرنے والا اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہی کے لیے کیا کہہ سکے گا۔؟

مولانا افتخار احمد چٹھہ، سیالکوٹ

مولانا ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی کا آخری فیصلہ

اخبار روزنامہ جنگ مؤرخہ ۱۲/۵/۸۴ کی اشاعت میں ایک مضمون بعنوان پیر سید جماعت علی شاہ بقلم خوشنود علی خاں نظر سے گذرا ہے جس کے کالم میں تحریر ہے۔

" آپ نے لاہور کے ایک جلسہ عام میں مرزا غلام احمد قادیانی کو مباہلہ کی دعوت دی اور ۲۴ گھنٹے کی مہلت دے کر اس کے لئے اذیت ناک موت کی پیش گوئی فرمائی۔ چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ اگلے دن ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا غلام احمد قادیانی سخت کرب کے عالم میں موت سے ہم کنار ہوا،،

میری تحقیق کے مطابق مضمون نگار نے یہاں نہ صرف ٹھوکر ہی کھائی ہے بلکہ تاریخی حقائق پر عمداً پردہ پوشی کی ناکام جسارت بھی کی ہے۔ پہلی غلطی یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ما علیہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو آنجہانی نہیں ہوا تھا بلکہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو بوجہ ہیضہ و طاعون اپنے انجام کو پہنچا تھا۔ دوسری غلطی یہ ہے کہ مذکورہ دعوتِ مباہلہ کا قصہ صریحاً من گھڑت ہے بلکہ اصل واقعہ یوں ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم کی شدید گرفتوں اور ان کے علمی مؤاخذوں سے تنگ آ کر حسب ذیل فیصلہ تحریر کیا، جو اس کے اپنے الفاظ میں پیش خدمت ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
یستنبئونک احق ھو۔ قل ای وربی انہ لحق

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علی من اتبع الھدیٰ۔ مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود، کذاب، دجال اور مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری بابت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افترا میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں۔ اور مجھے ان گالیوں اور ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہو سکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے۔ تا خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔ اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے پس اگر وہ سزا جو

انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے۔ جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔ اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے۔ اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین۔ مگر اے میرے کامل اور صادق خدا۔ اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراضِ مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرضِ منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا ربّ العالمین۔ میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی۔ وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔ اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لاتقف ما لیس لك به علم پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا۔ اور دُور دُور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بداثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہیں تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ درحقیقت مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو کر مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ آمین۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم: عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایدہ۔ مرقومہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء

(بحوالہ مجموعہ اشتہارات مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم ص ۵۷۸ تا ۵۸۰)

مرزا کی خواہش کے مطابق مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ تعالےٰ نے اس مضمون کو اپنے پرچہ ”اہلحدیث“ ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء میں بھی چھاپ دیا تھا۔ میرے نزدیک یہ مرزا قادیانی کی ایک چال تھی کہ اگر اتنا بڑا نامی گرامی دشمن اپنی اجل مقدرہ پر میری زندگی میں چل بسا تو چاندی کھری ہے بصورت دیگر مرنے کے بعد کس نے قبر پہ لات مارنے آنا ہے؟ بہرحال اس فیصلے کا ظہور اس طرح ہوا کہ مرزائے قادیان ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں وفات پا گیا۔ جبکہ مولانا امرتسری ۱۹۴۸ء میں فوت ہوئے۔

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

اس الٰہی اور آسمانی فیصلے پر جب مرزائیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے مرنے کے بعد چون و چرا کی اور اپنے آبائی طریق

یعنی یہودیوں کی قدیم خصلت هٰذا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ کے رنگ میں انکار کیا تو خدا تعالےٰ نے زمینی فیصلہ بھی مرزائی مرتدوں سے ہی کرا دیا.
یعنی ماہ اپریل ۱۹۱۲ء کو شہر لدھیانہ میں بذریعہ مباحثہ جس میں انہوں نے خود ہی مبلغ تین صد روپیہ انعام دینا کیا تھا اور ایک سکھ پلیڈر کو ثالث تسلیم کیا تھا تو اس مباحثہ میں مرزائیوں کو شکست فاش ہی نہیں ہوئی بلکہ امام المناظرین، قاطع بدعت و تقلید، فاتح قادیان، شیخ الاسلام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ مبلغ سہ صد روپیہ انعام وصول فرما کر بصد شان فاتحانہ واپس امرتسر تشریف لائے تھے[1]

آخر میں مرزا قادیانی آنجہانی کی عبارت کے بعد مزید تاریخی ثبوت پیش خدمت ہے۔ مولانا عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں.

وقد تحدی عام ست وعشرین وثلث مأة والف الشیخ ثناء اللہ الامرتسری بان الکاذب المفتری من الرجلین سیموت و دعا اللہ تعالیٰ ان یقبض المبطل فی حیاة صاحبه ویسلط علیه داء مثل الهیضة والطاعون یکون فیه حتفه وفی ربیع الآخر سنة ست وعشرین و ثلاث مأة والف اصیب بالهیضة الوبائیة و هو فی "لاهور" (نزہۃ الخواطر۔ ج ۸ ص ۲۳۳)

یعنی" ۱۳۲۶ھ میں شیخ ثناء اللہ امرتسری کو مرزا غلام احمد قادیانی نے للکارا کہ ہم دونوں میں سے جو کاذب اور مفتری ہو گا وہ پہلے مرے گا اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس پر وبائی امراض ہیضہ اور طاعون مسلط کی جائے گی۔ اس چیلنج کے بعد ربیع الآخر ۱۳۲۶ھ ہی کو مرزا ہیضہ کے مرض سے اپنی موت آپ مرگیا جب کہ وہ لاہور میں تھا اور اس کی لاش قادیان منتقل کی گئی "۔

وقد تحداه المرزا غلام احمد القادیانی عام ست وعشرین وثلاث مأة والف بان من یکون کاذبا منهما و یکون علی باطل یسبق صاحبه الی الموت ویسلط اللہ علیه داء مثل الهیضة والطاعون وقد ابتلی المرزا بهذا الداء بعد مدة قلیلة و مات، اما الشیخ ثناء اللہ فقد عاش بعد هذا اربعین سنة (حوالہ سابق ص ۹۶)

"مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۳۲۶ھ میں حضرت شیخ ثناء اللہ کو چیلنج دیا کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا اور کاذب ہو گا وہ پہلے مرے گا اور اللہ تعالےٰ اس پر ہیضہ و طاعون جیسی بیماری مسلط کرے گا۔ اس تحدی کے تھوڑے ہی عرصہ بعد مرزا قادیانی خود ہی اس بیماری میں مبتلا ہوا اور مرگیا۔ نیز شیخ ثناء اللہ امرتسری اس مباہلے کے بعد چالیس سال زندہ رہے"

مندرجہ بالا حوالجات کی رُو سے روز روشن کی طرح عیاں ہو گیا کہ پیر سید جماعت علی شاہ سے مرزا غلام احمد قادیانی کا مباہلہ من گھڑت قصہ ہے اور اصل مباہلہ شیخ ثناء اللہ امرتسریؒ سے ہی ہوا تھا جس کا نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی مؤرخہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء بروز منگل بوقت ساڑھے دس بجے دن بمرض ہیضہ اس طرح کہ ایک بڑا دست آیا اور نبض بالکل بند ہو گئی (بحوالہ اخبار بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء صفحہ وسیرت مہدی ص۱۱ حصہ اول) اور یوں دنیا سے کوچ کر گیا۔ اس کے مقابلے میں مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ تعالےٰ ۴۰ سال بعد مؤرخہ ۱۵ مارچ ۱۹۴۸ء کو داخل جنت بریں ہوئے۔ نیز سرگودھا میں دفن ہوئے۔

کسی زندہ دل شاعر نے کیا خوب کہا ہے

مرض ہیضہ میں ہو لاچار
مرزا موا منگل وار

اسی طرح ایک صاحب نے ذرا وضاحت سے کہا ہے۔

گفت مرزا مر ثناء اللہ را | میرد اول ہر کہ ملعون خداست
خود روانہ شد بسوئے نیستی | بر درخود ملعون ولیکن گفت راست

---

[1] ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

اطلاعات و اعلانات

مدارس للبنات کی توجہ کے لئے

وفاق المدارس السلفیہ (اہل حدیث) پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ اس سال سے طلبہ کے ساتھ ساتھ طالبات کا بھی باقاعدہ امتحان ہوا کرے گا۔ فی الحال طلبہ کے نصاب کے تحت ہی امتحان ہو گا۔ جو ۱۴ جولائی (۱۴ شوال المکرم) سے شروع ہو گا۔ داخلہ یکم رمضان المبارک تک جاری رہے گا۔ طالبات کے لئے امتحانی مرکز طلبہ سے الگ اور مناسب مقام پر ہو گا۔ نیز دیگر قسم کی سہولتیں بھی میسر ہوں گی۔ شرائط داخلہ طلبا و طالبات کے لئے ایک ہی ہیں۔ ناظمین مدارس کو چاہیئے کہ اپنی ضرورت کے مطابق فارم داخلہ دفتر سے طلب فرمائیں۔ اور انہیں مکمل کر کے یکم رمضان المبارک تک جمع کروا دیں (محمد حسن سعید ناظم وفاق المدارس السلفیہ (اہل حدیث) پاکستان ۱۰۶ راوی روڈ لاہور)

جلسہ تقسیم انعامات

۲۸ مئی ۱۹۸۴ء بروز سوموار، بعد نماز عشاء جامع مسجد توحید اہل حدیث کرٹھہ مائی وزیر آباد میں طلبہ کے امتحانی نتائج کے موقعہ پر جلسہ تقسیم انعامات منعقد ہو گا جس میں جید علماء خطاب فرمائیں گے۔ (حافظ عبدالستار حامد۔ خطیب جامعہ توحیدیہ اہل حدیث اکرٹھہ مائی، وزیر آباد)

خاتون کانفرنس مدرسہ سلفیہ للبنات فیصل آباد کی قراردادیں

۱۔ بدرسہ ہذا کا کل پاکستان اٹھارواں سالانہ اجتماع عام پاکستان میں خواتین کے لئے علیحدہ یونیورسٹی کے قیام میں تاخیر پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ پاکستان کے چاروں صوبوں میں خواتین یونیورسٹیوں کا قیام جلد عمل میں لایا جائے، اور مسلمانان پاکستان کا یہ دیرینہ مطالبہ فوراً پورا کرے نیز رائج الوقت نظام تعلیم کو مکمل طور پر بدل کر اسے اسلامی اصولوں سے ہم آہنگ کیا جائے۔

۲۔ اس اجتماع میں شریک چار ہزار سے زائد خواتین پاکستان میں مٹھی بھر لادین اور مغرب زدہ خواتین کے افکار و کردار اور رویے کی شدید ترین مذمت کرتی ہیں۔ جن خواتین نے اسلامی اصطلاحات و احکامات کی بے حرمتی کی جسارت کی ہے اور انہیں "سیاہ قوانین کا مجموعہ" "آدھی عورت" "عورت کی توہین اور ظلم و ناانصافی" جیسے القابات سے تعبیر کیا ہے، ان پر وفاقی شرعی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے اور انہیں عبرت ناک سزا دی جائے۔

۳۔ یہ اجتماع حکومت کے قائم کردہ ویمن ڈویژن اور ویمن کمیشن کی سربراہان کے رویے کی شدید مذمت کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ حکومت نے جس مقصد کے لئے ویمن ڈویژن و کمیشن قائم کیا ہے، ان کی افادیت تبھی ممکن ہے اگر ان کی سربراہی ایسی خواتین کے سپرد کی جائے جو اسلامی نظام حیات اور اس کے اصول و احکامات پر کامل یقین رکھتی ہوں۔ (چوہدری عبدالولی زاہد سیکرٹری برائے بیرونی امور مدرسہ سلفیہ للبنات فیصل آباد)

اعلانِ داخلہ

جامعہ علوم اسلامیہ چوک منڈا ضلع مظفر گڑھ میں پرائمری پاس بچوں کا داخلہ شروع ہے جنہیں پانچ سال میں قرآن پاک کی تحفیظ کے ساتھ ساتھ میٹرک اور ضروری دینی تعلیم بھی دی جائے گی۔ سات سال میں میٹرک فاضل عربی اور درس نظامی کے امتحانات دلوائے جائیں گے۔ داخلہ کے لئے ذہین اور محنتی بچوں کے والدین اور سرپرست حضرات فوری رابطہ قائم کریں (محمد شعیب خاں نگران جامعہ ہذا)

الجامعۃ الاسلامیہ للبنات سمن آباد فیصل آباد کا مختصر تعارف

مغربی تہذیب کے اس دور میں ضروری ہے کہ بچوں اور بچیوں کو قرآن و حدیث کی تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا جائے۔ اسی اہم ضرورت کے پیش نظر سمن آباد فیصل آباد کے احباب نے الجامعۃ الاسلامیۃ للبنات کے نام سے ایک مدرسہ قائم کیا ہے۔ جس میں بچیوں کو صرف ناظرہ اور تفسیر و حدیث کی مکمل تعلیم دینے

دینے کے لئے چار سال کا کورس مقرر کیا گیا ہے اور ساتھ ساتھ پرائمری سے میٹرک تک سکول کی تعلیم بھی دی جاتی ہے بحمداللہ اس کے لئے صالح اور تجربہ کار استانیوں کا اہتمام کر لیا گیا ہے۔ لہٰذا ڈی ٹائپ کالونی علامہ اقبال کالونی، نثار کالونی، مسعود آباد، مومن آباد، امین آباد اور سمن آباد کے تمام مسلمانوں خصوصاً اہل حدیث حضرات سے درخواست ہے کہ بچیوں کو اس مدرسہ میں داخل کروا کر اپنی اولاد کو دینی تعلیم دلوانے کی ذمہ داری پوری کریں۔ فی الحال ایک مکان کرایہ پر حاصل کیا گیا ہے مگر طالبات کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے یہ مکان ناکافی ہے۔ لہٰذا مدرسہ کے لئے ذاتی عمارت کی بھی ضرورت ہے۔ علاوہ ازیں سٹاف کا ماہانہ وظیفہ اور مدرسہ کی لائبریری کے لئے دینی کتب کا مہیا کرنا فوری ضروریات میں سے ہیں۔ تمام اہل اسلام خصوصاً صاحب ثروت حضرات سے اپیل ہے کہ صدقات وخیرات اور زکوٰۃ ادا کرتے وقت جامعہ ہذا کو یاد رکھیں (بشیر احمد صدیقی ناظم الجامعہ مکان ۵۱ مدینہ چوک سمن آباد فیصل آباد)

افتتاح مدرسہ

جماعت اہل حدیث کوٹ بھائی خان سرگودھا کے زیر اہتمام مدرسہ رحمانیہ (شعبہ حفظ القرآن) کا اجراء ہوا۔ شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق صاحب رئیس جامعہ علمیہ سرگودھا تشریف لائے، مولانا نے مدرسہ کی سابقہ کارکردگی پر اظہار اطمینان فرمایا۔ مدرسہ کی کامیابی وکامرانی کے لئے دعا کی۔ (عطا محمد جنجوعہ سیکرٹری)

تعمیر مساجد میں تعاون کی اپیل

۱۔ جامع مسجد اہل حدیث

بکی آبادی غازی روڈ لاہور چھاؤنی اپنی تعمیر کے مراحل بتدریج طے کر رہی ہے۔ مستورات کے لئے مزید کمرے کی ضرورت ہے جس پر تقریباً بیس ہزار روپے کا تخمینہ ہے۔ مخیر حضرات بجری سیمنٹ۔ سریا۔ ریت۔ لکڑی اور نقد رقم درج ذیل پتہ پر جلد ارسال فرماویں (محمد صدیق ناظم جامع مسجد ہذا)

۲۔ پراچہ کالونی نزد شاہدرہ ٹاؤن لاہور میں جامع مسجد رحمانیہ اہل حدیث کے لئے قطعہ اراضی خریدا جا چکا ہے۔ جس کی بنیادیں پر ہو چکی ہیں۔ اینٹ، سیمنٹ۔ بجری۔ ریت۔ لکڑی سریا، پائپ اور نقد رقم سے تعاون فرمائیں (عبدالغفور صدر جمعیت اہل حدیث جامع مسجد رحمانیہ اہل حدیث پراچہ کالونی نزد شاہدرہ ٹاؤن۔ لاہور ۳۵)

۳۔ کافی عرصہ سے ہماری مسجد کی تعمیر رکی ہوئی ہے۔ رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ میں مالی تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں (الحاج محمد اسحاق صدر مسجد اقصیٰ اہل حدیث محلہ قاضی پورہ۔ اکاؤنٹ نمبر ۶۴۵ حبیب بنک گرین مارکیٹ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ)

مدرس کے ضرورتمند توجہ فرمائیں

عصری تقاضوں کے مطابق

ایک سلفی ماہر تعلیم وتربیت کو اہل حدیث مدارس میں جگہ کی ضرورت ہے خواہشمند حضرات اس پتہ پر رجوع کریں۔ (قاری علی اکبر چک ۲۳۳ ر۔ب ہری سنگھ والا فیصل آباد)

تین قادیانیوں اور پندرہ عیسائیوں کا قبول اسلام

گزشتہ جمعہ کو جامع مسجد چھیچھ والی تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں تین قادیانیوں اور پندرہ عیسائیوں نے مولانا محمد صدیق اختر امیر جمعیت اہل حدیث ضلع سیالکوٹ (خطیب چونڈہ) کے دست حق پر اسلام قبول کیا۔ تمام احباب ان حضرات کی استقامت علی الحق کے لئے دعا فرمائیں (شفیق الرحمن صدیقی صدر تنظیم اہلحدیث چونڈہ ضلع سیالکوٹ)

انتخاب جمعیت اہلحدیث کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

امیر۔ فضیلۃ الشیخ عبداللہ قادر بخش السلفی رئیس معہد الشریعۃ والصناعۃ کوٹ ادو

نائب امیر: حافظ عبدالسلام صاحب۔ ناظم اعلیٰ: حاجی محمد عبداللہ صاحب

نائب ناظم: محمد رشید صاحب۔ ناظم نشر واشاعت: حکیم محمد اسماعیل سلفی

خازن۔ مولانا حافظ محمد لقمان صاحب

طلبائے جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن کے لئے

فراہمی گندم کی اپیل

جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن پاکستان میں اہلحدیث کی عظیم الشان قدیم دینی دانش گاہ اور حضرت صوفی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم دینی و علمی یادگار ہے۔ بفضلہ تعالیٰ اس کے فضلاء دیہات و قصبات کی مساجد، دینی مدارس، سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں دینی خدمات بجالانے میں مصروف ہیں۔ جامعہ میں سترہ اساتذہ، تین صد سے زائد بیرونی طلبہ کی خوراک کے لئے پندرہ سو من گندم، سال بھر میں آنے والے مہمانوں اور جامعہ کی سالانہ کانفرنس کے لئے مزید تین صد من غلہ اگر فراہم ہو سکے تو جامعہ کا سال خوش اسلوبی سے گذر سکتا ہے اب ملک بھر میں گندم کی فصل کا موقعہ ہے۔ احباب ہمیشہ جامعہ سے گندم کی فراہمی کے سلسلے میں بھرپور تعاون کیا کرتے ہیں اب بھی حسب سابق اپنے عشر کا بیشتر حصہ جامعہ کے غریب الدیار طلبہ کے لئے عنایت فرمائیں۔ ہم اپنی بساط کی حد تک اکثر جماعتوں کے پاس پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ جہاں ہم نہ پہنچ سکیں وہاں کے احباب از خود اپنے عشر کا زیادہ حصہ بذریعہ چیک یا بینک ڈرافٹ طلبائے جامعہ کے لئے ارسال فرمائیں۔ اس سال بھی جامعہ کے چھ طلبہ کو مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ مل چکا ہے چانسلر مدینہ یونیورسٹی جامعہ ماموں کانجن سے بہت مطمئن اور مسرور ہو کر گئے ہیں۔ ہم بہت جلد ان کی طرف سے مژدہ جانفزا سنائیں گے۔ انشاء اللہ۔

الداعیان عبدالقادر ندوی، صدر — محمد اسلم سیف فیروزپوری ناظم
جامعہ تعلیم الاسلام جامعہ روڈ ماموں کانجن ضلع فیصل آباد